

## 178639 - مسلمان کے مسلمان پر حقوق کچھ واجب ہیں اور کچھ مستحب ہیں۔

سوال

مسلمان کے مسلمان پر حقوق کے حوالے سے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا علم ہے، میرا سوال یہ ہے کہ: اگر ہم ان حقوق میں سے کسی حق کو ادا نہیں کرپاتے تو کیا ان کا ہم پر گناہ بھی ہو گا؟

آپ کا ویب سائٹ کی شکل میں یہ کام بہت بڑا عظیم کارنامہ ہے اور ہم آپ کے اس کام پر شکر گزاریں۔

پسندیدہ جواب

مسلمان کے مسلمان پر حقوق بہت زیادہ ہیں، ان میں سے کچھ عین طور پر واجب ہیں اور کچھ دے گا تو گناہ گار ہو گا۔ اور کچھ حقوق واجب کفایتی ہیں، یعنی اگر کچھ لوگ اس حق کو ادا کر دیں تو تلقیہ سب پر ادا کرنا لازم نہیں ہو گا، کچھ حقوق مستحب ہیں واجب نہیں ہیں اگر ان میں سے کوئی حق رہ جائے تو مسلمان کو گناہ نہیں ہو گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنًا: (مسلمان کے مسلمان پر 5 حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، تدفین کے لیے جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا، اور چینک لینے والے کو الحمد للہ کہنے پر یہ حکم اللہ کہنا۔) اس حدیث کو مام بخاری: (1240) اور مسلم: (2162) نے روایت کیا ہے۔

مسلم: (2162) میں جی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں) کہا گیا: وہ کون سے ہیں؟ اللہ کے رسول! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب آپ مسلمان سے ملیں تو اسے سلام کیں، جب وہ آپ کو دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کریں، اور جب وہ آپ سے مشورہ طلب کرے تو اسے اچھا مشورہ دیں، اور جب اسے چینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو یہ حکم اللہ کے ساتھ جواب دے، اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب فوت ہو جائے تو تدفین کے لیے ساتھ جائے۔)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہاں مسلمان کے مسلمان پر حق سے مراد یہ ہے کہ ان کاموں کو بلا وجہ ترک نہ کریں، ان کاموں میں سے کچھ واجب ہیں، تو کچھ ایسے واجب جیسے موکد مندوب ہیں کہ جنہیں ترک کرنا اچھا عمل نہیں ہے۔ اس صورت میں لفظ حق کا استعمال دو معانی کے لیے مشترک الفاظ کے طور پر ہو گا؛ کیونکہ حق کا لفظ واجب کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے یہ ابن الاعربی نے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حق کا لفظ ثابت، لازم، اور حق سیست دیگر معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہاں حق سے مراد حرمت اور صحبت ہے۔" ختم شد (4/21) نیل الاولار"

1- اگر سلام ایک فرد کو کیا جائے تو سلام کا جواب دینا فرض ہے، اور اگر پوری جماعت کو سلام کیا جائے تو یہ فرض کفایہ ہے۔ جبکہ سلام میں پہل کرنے کے حوالے سے اصل یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔

جیسے کہ "الموسوعۃ الفقہیۃ" (11/314) میں ہے کہ:

"پہل کرتے ہوئے سلام کرنا سنت موکدہ ہے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (آپس میں سلام عام کرو) اگر سلام ایک شخص کو کیا جائے تو سلام کا جواب دینا واجب

ہے، اور اگر سلام پورے گروپ کو کیا جائے تو سلام کا جواب دینا فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر کوئی ایک شخص سلام کا جواب دے دے تو بقیہ پر جواب نہ دینے کی وجہ سے کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر توبہ کے سب جواب دیں تو سب ہی فرض ادا کر دیں گے چاہے انھیں جواب دیں یا آگے پیچے جواب دیں، اور اگر کوئی بھی جواب نہ دے تو توبہ کو گناہ ہو گا؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں : سلام کا جواب دینا۔۔۔)" ختم شد

2- مریض کی عیادت کرنا فرض کفایہ ہے، الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"مسلمان مریض کی عیادت کرنا فرض کفایہ ہے۔" ختم شد

"مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین" (1085/13)

3- جائز ہے کہ ہمراہ چلنے بھی فرض کفایہ ہے، اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (67576) کا جواب ملاحظہ کریں۔

4- دعوت قبول کرنے کے حوالے سے یہ ہے کہ اگر لویے کی دعوت ہو تو جمصور اس دعوت کو قبول کرنا واجب کہتے ہیں، ہاں اگر کوئی شرعاً عذر ہو تو ان کے ہاں بھی عدم شرکت کی بحاجت نہیں ہے۔ لیکن اگر دعوت ولیم کی نہیں ہے تو جمصور ایسی دعوت قبول کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ تاہم دعوت قبول کرنے کی کچھ عمومی شرائط میں انہیں جانے کے لیے آپ سوال نمبر : (22006) کا مطالعہ کریں۔

5- چھینک لے کر الحمد للہ کہنے والے کو یہ حکم اللہ کرنے کے حکم میں اختلاف ہے۔

چنانچہ "الموسوعة الفقهية" (4/22) میں ہے کہ :

"شافعی علماء کے کرام کے ہاں یہ سنت ہے، جبکہ حنبلی- ایک موقف کے مطابق۔ اور حنفی فقہاء کرام کے ہاں یہ واجب ہے۔

ماکلی فقہاء کا کہنا ہے کہ : خالدہ کا معتمد- دوسرے- موقف فرض کفایہ ہے۔ اور البیان سے نقل کیا گیا ہے کہ ماکلی فقہاء کرام کے ہاں مشور موقف اس کے فرض ہونے کا ہے؛ کیونکہ حدیث مبارکہ ہے کہ : (ہر مسلمان پر لازم ہے کہ چھینک لینے پر الحمد للہ سنتے والا چھینک لینے والے کو کہے : یہ حکم اللہ)" ختم شد

ان تمام اقوال میں سے قوی ترین قول یہ ہے کہ چھینک لینے والا الحمد للہ کے تو اسے جواب میں یہ حکم اللہ کہنا واجب ہے، اس کی دلیل صحیح بخاری : (6223) میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (یَتَبَّعُنَا اللَّهُ تَعَالَى چَحِينَكَ پَسِنْدٌ فَرَمَّاَتْهُ اُولَئِكَ الْجَاهِينُ فَرَمَّاَتْهُ اُولَئِكَ الْجَاهِينُ لَيْلَةَ زِيَادَةٍ) میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اسے پر حکم اللہ کہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"پہلے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے کہ : (جب تم میں سے کوئی چھینک لے، اور الحمد للہ کے تو سننے والے ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ یہ حکم اللہ کے) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت پر امام ترمذی نے یہ باب قائم کیا ہے کہ : "باب ہے اس بیان میں کہ : چھینک لینے والا شخص الحمد للہ کے تو اسے یہ حکم اللہ کہنا واجب ہے۔" اس باب سے پوچھ ہوتا ہے کہ امام ترمذی کے ہاں یہ عمل واجب ہے۔ اور یہی موقف درست ہے؛ کیونکہ اس حوالے سے احادیث بالکل واضح میں اور اس وجوب کے مقابلے میں کوئی عدم وجوب کی دلیل بھی نہیں ہے۔ واللہ اعلم"

تو وحوب کی احادیث میں پہلے بیان شدہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے اور اسی طرح ان کی ایک اور حدیث بھی پہلے گزر چکی ہے کہ : (پانچ چیزوں ایسی ہیں جو مسلمان پر اس کے جائز کے لیے واجب ہیں۔۔۔) اسی طرح سالم بن عبید کی روایت بھی ہے اس میں ہے کہ : (چھینک لینے والے کے پاس موجود شخص اسے کہے کہ : یہ حکم اللہ) ایک روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے امام ترمذی نے بھی بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (مسلمان کے مسلمان پر چھ نیکاں واجب ہیں : اسے ملے تو سلام کرے، اور دعوت

دے تو اسے قبول کرے، چھینک لے کر احمد اللہ کئے تو یہ حکم اللہ کئے، بیمار ہو جائے تو تیمار داری کرے، فوت ہو جائے تو اس کے جائزے میں شرکت کرے، اور اس کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔) امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور دیگر سنوں سے بھی یہ روایت بنی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ بعض اہل علم نے حدیث کے راوی حارث اعور کے بارے میں نکتہ چینی کی ہے۔ اس مسئلے سے متعلق ابو ہریرہ، ابو ایوب، براء اور ابو مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ انہی میں سے ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم میں سے کوئی چھینک لے تو احمد اللہ کئے، بلکہ اسے الحمد اللہ علی کل حال کئے۔ الحمد اللہ سن کر جواب دینے والا سے «یہ حکم اللہ» کئے، اور پھر چھینک لینے والا سے: «یہ زخم اللہ و پیغام باللهم» کئے۔)

تو چھینک لینے والے کو جواب دینا فرض ہے اس کے دلائل چار انداز سے ہیں:

پہلا: حدیث میں واضح طور پر صراحت ہے کہ چھینک لینے والے کے الحمد اللہ کئے پر «یہ حکم اللہ» کہتے ہوئے جواب دینا واجب ہے، اور اس میں کسی قسم کی تاویل کی بھی کجا شنس نہیں ہے۔  
دوسرा: لفظ "حق" بول کر اسے واجب قرار دیا گیا ہے۔

تیسرا: حرف جر "علی" استعمال کیا گیا جو کہ وجوب کو ظاہر کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

چوتھا: چھینک لے کر الحمد اللہ کئے والے کو جواب دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ سارے طریقے کسی چیز کے وجوب کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اور ان کے علاوہ بھی طریقے ہیں جو وجوب کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم "ختم شد  
"حاشیۃ ابن القیم علی سنن أبي داود" (13/259)

آپ رحمہ اللہ نے یہ بھی کہا ہے کہ:

"جس انداز سے حدیث کے ابتدائی کلمات میں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ: چھینک لینے والے کے الحمد اللہ کئے پر یہ حکم اللہ کئنا فرض عین ہے، محسن ایک شخص ہی جواب میں یہ حکم اللہ کہہ دے تو یہ کافی نہیں ہو گا۔ یہ دو میں سے اہل علم کا ایک موقف ہے، اس موقف کو ابن الوزید اور ابو ہریرا بن العربی نے اختیار کیا ہے یہ دونوں فتنائے کرام بالکل فقیہ ہیں، اور ان کے اس موقف کا کوئی معتبر جواب نہیں ہے۔" ختم شد

"زاد المعاد" (2/437)

6- مشورہ طلب کرنے پر مشورہ دینا، تو اس حوالے سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ فرض کفایہ ہے۔

چنانچہ ابن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"امام احمد اور حنبلی فتنائے کرام کی گفتگو سے محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان کی خیر خواہی کرنا واجب ہے، اگرچہ مسلمان اس سے مشورہ نہ بھی کرے۔ احادیث سے یہ بات واضح ہے۔۔۔"

ختم شد

"الآداب الشرعية" از: ابن مفلح (1/307)

علامہ ملا علی القاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"حدیث کے الشاذ: (جب آپ سے مشورہ طلب کرے) یعنی کسی بھی معاملے میں آپ سے مشورہ کرے تو آپ اس کو اچھا مشورہ دیں یہ آپ پر لازم ہے، بلکہ اگر وہ مشورہ نہیں بھی کرتا تو تب بھی اس کی خیر خواہی کرنا لازم ہے۔" ختم شد

"مرقاۃ المفاتیح" (5/213)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کستے ہیں :

"یہ بات واضح ہے کہ یہاں پر حق کا معنی واجب ہے۔ لہذا بن بطال وغیرہ کا حق کا معنی حرمت اور صحبت کرنا درست نہیں ہے، نیز یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ یہاں واجب کفایہ ہے واجب عین مراد نہیں ہے۔" ختم شد  
"فتاہیاری" (3/113)

واللہ اعلم